رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴

فون : ۴۴۹

إِنَّ الْفَضْلَ بِيَدِ اللّٰهِ يُؤْتِيهِ مَنْ يَّشَآءُ ۔ عَسٰى أَنْ يَّبْعَثَكَ رَبُّكَ مَقَامًا مَّحْمُودًا

روزنامہ الفضل ربوہ

خطبہ نمبر ۲۷

ایڈیٹر: مسعود احمد دہلوی

جلد ۳۵/۷ | اتوار ۱۹ ذی الحجہ ۱۴۰۱ھ، ۱۸ اخاء ۱۳۶۰ ہش، ۱۸ اکتوبر ۱۹۸۱ء | نمبر ۲۳۶

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اخبارِ احمدیہ

ربوہ ۱۵ اخاء/اکتوبر سیدنا حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت کے بارے میں آج صبح کی اطلاع مظہر ہے کہ

صحت اچھی ہے ۔ الحمد للہ

احباب کرام التزام اور توجہ سے دعائیں کرتے رہیں کہ اللہ تعالیٰ اپنے خاص فضل سے حضور انور کو صحت و سلامتی سے رکھے اور آپ کو روح القدس کی تائید و نصرت سے نوازتا رہے ۔ آمین ۔

حضرت سیدہ نواب امۃ الحفیظ بیگم صاحبہ مدظلہا العالی کو بلڈ پریشر ہے تاہم عام صحت اچھی ہے۔

احباب کرام التزام سے دعائیں کرتے رہیں کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل و کرم سے حضرت سیدہ ممدوحہ مدظلہا العالی کو صحت کاملہ عطا کرے اور آپ کا بابرکت سایہ تادیر ہمارے سروں پر قائم رکھے ۔ آمین

● بندہ کے بیٹے حافظ عبدالحفیظ صاحب شہید سابقہ مبلغ جزائر فجی کی وفات حسرت آیات پر بہت سے احباب کرام اور مختلف جماعتوں، اداروں اور مجالس کی طرف سے خطوط اور اخباروں اور رسائل کے ذریعہ تعزیت اور ہمدردی کے بیشمار پیغامات موصول ہوئے ہیں بندہ فرداً فرداً جواب دینے سے قاصر ہے ۔ لہٰذا بندہ معہ اپنے پسران اخبار ہذا کے ذریعہ ان تمام کرم فرماؤں، اداروں مجالس اور رسائل کے اظہار ہمدردی اور تعزیت پر اُن سب کا مشکور ہے کہ حافظ صاحب کی بلندی درجات اور پسماندگان کو صبرِ جمیل کی توفیق عطا فرمانے کے لیے خدا کے حضور دعا فرماتے رہیں۔

(مولوی کریم بخش اعوان و پسران محلہ مخدوم پورہ بہاول پور)

● محترمہ سیدہ سرور ثریا صاحبہ (بیگم مکرم سید تفضل حسین شاہ صاحب) نے اپنی نومولودہ نواسی کی پیدائش کی خوشی میں شکرانہ کے طور پر یکصد روپیہ بھجوائے ہیں وہ قارئین الفضل سے دعاؤں کی متمنی ہیں کہ اللہ تعالیٰ نومولودہ جس کا نام ناجیہ سہیل رکھا گیا ہے کو صحت و سلامتی اور عمر دراز عطا فرمائے۔ دینی اور دنیوی نعمتوں سے مالا مال رکھے ۔ آمین ؛ یہ امر قابل ذکر ہے کہ نومولودہ بچی ہمارے محترم سید یوسف سہیل صاحب شوق نائب ایڈیٹر الفضل کی پہلی بچی ہے (اور مکرم ڈاکٹر محمد جی صاحب کی پہلی پوتی ہے) نومولودہ یکم اکتوبر ۱۹۸۱ء کو ہوئی اللہ تعالیٰ ہر دو خاندانوں کو یہ ولادت باسعادت مبارک کرے ۔ آمین ؛

(وکیل المال اوّل تحریک جدید)

● مکرم انیس احمد عقیل ابن محترم چوہدری ظہور احمد صاحب ناظر دیوان جو گیمبیا میں نصرت ہائی سکول کے پرنسپل ہیں کو اللہ تعالیٰ نے ۱۳ اکتوبر ۱۹۸۱ء کو بیٹے سے نوازا ہے ۔ نومولود مکرم سعید خالد صاحب آف کراچی کا نواسہ ہے ۔ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ازراہ شفقت بچے کا نام کلیم احمد طارق رکھا ہے ۔

احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ اسے نیک صالح اور والدین کے لیے قرۃ العین بنائے اور اس کی صحت و عمر میں برکت دے ۔ آمین ؛

بحرِ حکمت کے موتی، جوامع الکلم، جواہر الکلام

سچ تو یہ ہے کہ سچ کے بغیر گزارا نہیں

ایسی باتیں نری بیہودگیاں ہیں کہ جھوٹ کے بغیر گزارا نہیں ہو سکتا

ارشاد باری تعالیٰ

وَ أُحِلَّتْ لَكُمُ الْأَنْعَامُ إِلَّا مَا يُتْلٰى عَلَيْكُمْ فَاجْتَنِبُوا الرِّجْسَ مِنَ الْأَوْثَانِ وَاجْتَنِبُوا قَوْلَ الزُّوْرِ ۝ (الحج: ۳۱)

ترجمہ :- اے مومنو! تمہارے لئے (سب) چوپائے حلال کئے گئے ہیں سوائے ان کے جن کی حرمت قرآن میں بیان ہو چکی ہے پس چاہیئے کہ تم بت پرستی کے شرک سے بچو اور (اسی طرح) اپنی عبادت اور فرمانبرداری صرف خدا کیلئے مخصوص کرتے ہوئے جھوٹ بولنے سے بچو۔

حدیث النبی صلی اللہ علیہ وسلم

حضرت ابن مسعودؓ سے روایت ہے کہ رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ سچ بولنے سے بہت سے نیک کاموں کی توفیق ملتی ہے اور نیک اعمال بجالانے سے جنت ملے گی اور جو آدمی سچ بولنے کی عادت ڈالے تو اللہ کے ہاں وہ صدیق لکھا جاتا ہے اور جھوٹ بولنے سے بہت سی بدیوں کا ارتکاب کرنا پڑتا ہے اور بدیوں کے ارتکاب سے آدمی دوزخ میں جاتا ہے اور جو جھوٹ بولنے کی عادت ڈالے تو آہستہ آہستہ اللہ تعالیٰ کے ہاں اس کا نام کذّاب یعنی بڑا دروغ گو پڑ جاتا ہے ۔ (بخاری)

ملفوظات سیدنا حضرت اقدس

"مجھے یاد ہے کہ میں نے ایک مرتبہ امرتسر ایک مضمون بھیجا۔ اس کے ساتھ ہی ایک خط بھی تھا رلیا رام کے وکیل ہند اخبار کے متعلق تھا۔ میرے اس خط کو خلافِ قانون ڈاکخانہ قرار دے کر مقدمہ بنایا گیا۔ وکلاء نے بھی کہا کہ اس میں بجز اس کے رہائی نہیں جو اس خط سے انکار کر دیا جاوے۔ گویا جھوٹ کے سوا بچاؤ نہیں مگر میں نے اس کو ہرگز پسند نہ کیا۔ بلکہ یہ کہا کہ اگر سچ بولنے سے سزا ہوتی ہے تو ہونے دو جھوٹ نہیں بولوں گا۔ آخر وہ مقدمہ عدالت میں پیش ہوا۔ ڈاکخانوں کا افسر بحیثیت مدعی حاضر ہوا۔ مجھ سے جس وقت اس کے متعلق پوچھا گیا تو میں نے صاف طور پر کہا کہ یہ میرا خط ہے مگر میں نے اس کو جزو مضمون سمجھ کر اس میں رکھا ہے۔ مجسٹریٹ کی سمجھ میں یہ بات آگئی اور اللہ تعالیٰ نے اس کو بصیرت دی۔ ڈاکخانوں کے افسر نے بہت زور دیا مگر اس نے ایک نہ سنی اور مجھے رخصت کر دیا۔

میں کیونکر کہوں کہ جھوٹ کے بغیر گذارہ نہیں۔ ایسی باتیں نری بیہودگیاں ہیں۔ سچ تو یہ ہے کہ سچ کے بغیر گذارہ نہیں۔ میں اب تک بھی جب اپنے اس واقعہ کو یاد کرتا ہوں تو ایک مزہ آتا ہے کہ خدا تعالیٰ کے پہلو کو اختیار کیا۔ اس نے ہماری رعائت رکھی اور ایسی رعائت رکھی جو بطور نشان کے ہو گئی ۔ من یتوکل علی اللہ فھو حسبہ "

(ملفوظات جلد ہشتم صفحہ ۳۵۰-۳۵۱)

پبلشر: مسعود احمد پرنٹر: سید عبدالحی مطبع: ضیاء الاسلام پریس ربوہ مقام اشاعت: دفتر روزنامہ الفضل دارالرحمت غربی ربوہ قیمت ۵۵ پیسے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

روزنامہ الفضل ربوہ

۱۹ر ذوالحجہ ۱۴۰۱ھ

۱۸ر اخاء ۱۳۶۰ ہش

دُنیا اور آخرت میں بخیل کا عبرتناک انجام

وہ خطرناک برائیاں جو انسان کو انسانیت کے دائرہ سے نکال کر کہیں کا نہیں رہنے دیتیں ان میں سے ایک بخل کی لعنت ہے۔ جو ایک دفعہ اس لعنت میں گرفتار ہو جائے اور وہ مال کو سینت سینت کر رکھنے لگے تو اس کی یہ حالت ہو جاتی ہے کہ اگر دنیا جہان کی ساری دولتیں بھی سمٹ کر اس کے پاس آجائیں تو بھی وہ ان میں سے کچھ خرچ کرنے پر آمادہ نہ ہو۔ نہ خود ان سے کچھ فائدہ اٹھائے اور نہ ان سے دوسروں کو کوئی فائدہ پہنچنے دے۔ بخیل کی اس ذہنیت کا ذکر کرتے ہوئے اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:۔

قُلْ لَّوْ اَنْتُمْ تَمْلِكُوْنَ خَزَآئِنَ رَحْمَةِ رَبِّيْٓ اِذًا لَّاَمْسَكْتُمْ خَشْيَةَ الْاِنْفَاقِ ؕ وَكَانَ الْاِنْسَانُ قَتُوْرًا ۝ (بنی اسرائیل آیت ۱۰۱)

ترجمہ:۔ تو (بخل کرنے والوں سے) کہہ اگر تم میرے رب کی رحمت کے (غیر متناہی) خزانوں کے مالک ہوتے تو (بھی) تم (ان کے) خرچ ہو جانے کے ڈر سے انہیں روک ہی رکھتے اور (حقیقت یہ ہے کہ) انسان بڑا ہی کنجوس ہے۔

بخل دراصل ایک خطرناک بیماری ہے جو انسان کی ذہنیت کو بگاڑ کر رکھ دیتی ہے اس کے زیر اثر وہ مال کی محبت میں ایسا گرفتار ہوتا ہے کہ اسے سرے سے خرچ ہی نہیں کرتا وہ خرچ کرنے پر موت کو ترجیح دیتا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے بخل کی مضرت کا ذکر کرتے ہوئے خبردار کیا ہے کہ یہ برائی شر کو جنم دینے کا موجب بنتی ہے اور بالآخر اس کا پیدا کردہ شر خود بخیلوں کو اپنی لپیٹ میں لئے بغیر نہیں رہتا اسی لئے فرمایا:۔

وَلَا يَحْسَبَنَّ الَّذِيْنَ يَبْخَلُوْنَ بِمَآ اٰتٰهُمُ اللّٰهُ مِنْ فَضْلِهٖ هُوَ خَيْرًا لَّهُمْ ؕ بَلْ هُوَ شَرٌّ لَّهُمْ ؕ

(آل عمران آیت ۱۸۱)

ترجمہ:۔ اور جو لوگ اس (مال کے دینے) میں جو اللہ نے ان کو اپنے فضل سے دیا ہے بخل کرتے ہیں وہ اپنے لئے (اس کو) ہرگز اچھا نہ سمجھیں (اچھا نہیں) بلکہ وہ ان کے لئے شر کا موجب ہے۔

پھر اللہ تعالیٰ نے خبردار فرمایا ہے کہ جو لوگ اپنا مال خرچ کرنے میں بخل سے کام لیتے ہیں وہ یہ نہ سمجھیں کہ اس طرح وہ اپنے مال کو خدا کی راہ میں خرچ نہ کر کے فائدہ میں رہتے ہیں بلکہ اپنی اس حرکت کی وجہ سے وہ اپنے ہاتھوں خود اپنا ہی نقصان کرتے ہیں۔ چنانچہ فرماتا ہے:۔

هٰٓاَنْتُمْ هٰٓؤُلَآءِ تُدْعَوْنَ لِتُنْفِقُوْا فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ ۚ فَمِنْكُمْ مَّنْ يَّبْخَلُ ۚ وَمَنْ يَّبْخَلْ فَاِنَّمَا يَبْخَلُ عَنْ نَّفْسِهٖ ؕ (محمد آیت ۳۹)

ترجمہ:۔ سنو! تم وہ لوگ ہو جن کو اس لئے بلایا جاتا ہے کہ تم اللہ کے راستہ میں خرچ کرو اور تم میں سے بعض ایسے ہوتے ہیں جو بخل سے کام لیتے ہیں اور جو بھی بخل سے کام لے وہ اپنی جان ہی کے متعلق بخل سے کام لیتا ہے (یعنی اس کا نقصان خود اس کی ذات کو پہنچتا ہے اور وہ اس طرح کہ وہ اپنے آپ کو ثواب سے محروم کر لیتا ہے۔)

پھر اللہ تعالیٰ نے اس امر کو بھی کھول کر بیان کیا ہے کہ بخل کے نتیجہ میں خود بخیل کو کیا نقصان پہنچتا ہے۔ اس نے بتایا ہے کہ دنیا میں اسے اس کا خمیازہ بھگتنا پڑتا ہے کہ وہ مال جسے وہ بہت سینت سینت کر رکھتا ہے اور جسے شمار کر کر کے خوش ہوتا رہتا ہے اس کے پاس نہیں رہتا اور اگر رہے تو بھی اس کا بخل اس کے لئے بدنامی اور لعنت کا موجب بن جاتا ہے۔ ہر دو صورتوں میں نتیجۃً حسرت و یاس اور بے چینی و کرب میں مبتلا ہونے کی وجہ سے اس کی زندگی اجیرن ہو جاتی ہے اور آخرت میں بھی وہ انتہائی خسارہ میں ہوگا۔ وہاں طرح طرح کی ذلتیں اٹھانے کے بعد اسے دوزخ کے عذاب الیم سے دوچار ہونا پڑے گا۔

چنانچہ بخیل کو پہنچنے والے دنیوی نقصان کا ذکر کرتے ہوئے اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:۔

وَيْلٌ لِّكُلِّ هُمَزَةٍ لُّمَزَةِ ۙ الَّذِيْ جَمَعَ مَالًا وَّعَدَّدَهٗ ۙ يَحْسَبُ اَنَّ مَالَهٗٓ اَخْلَدَهٗ (الھمزۃ آیت ۲ تا ۴)

ترجمہ:۔ ہر غیبت کرنے والے اور عیب چینی کرنے والے کے لئے تباہی ہے جو مال کو جمع کرتا ہے اور اس کو شمار کرتا رہتا ہے (یعنی شمار کرنے میں ہی مگن رہتا ہے) وہ سمجھتا ہے کہ اس کا مال اس (کے نام) کو ہمیشہ زندہ رکھے گا۔ (لیکن ایسا ہرگز نہیں ہوگا۔)

پھر بتایا کہ وہ لوگوں کی لعنت ملامت کا ہی مورد نہیں بنے گا بلکہ اسی دنیا میں وہ اللہ تعالیٰ کی رضا سے بھی محروم ہو جائے گا۔ چنانچہ فرماتا ہے:۔

وَاللّٰهُ لَا يُحِبُّ كُلَّ مُخْتَالٍ فَخُوْرِ ۙ الَّذِيْنَ يَبْخَلُوْنَ وَيَاْمُرُوْنَ النَّاسَ بِالْبُخْلِ ؕ وَمَنْ يَّتَوَلَّ فَاِنَّ اللّٰهَ هُوَ الْغَنِيُّ الْحَمِيْدُ ۝ (الحدید آیات ۲۴، ۲۵)

ترجمہ:۔ اور اللہ ہر شیخی خورے اور اکڑ باز سے محبت نہیں کرتا (یہ وہ لوگ ہیں) جو آپ بھی بخل سے کام لیتے ہیں اور دوسروں کو بھی بخل کی تعلیم دیتے ہیں اور جو شخص اس نصیحت سے منہ پھیر لے تو یاد رکھے اللہ ہی حقیقی بے نیاز اور تعریف کا مستحق ہے۔

الغرض بخیل دنیا میں ذلیل ہو کر رہ جاتا ہے۔ لوگ اس پر لعنت ملامت کرتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ کی ناراضگی بھی وہ مول لیتا ہے۔ وہ نہ لوگوں کی نگاہ میں معزز رہتا ہے اور نہ خدا تعالیٰ کی نگاہ میں معزز شمار کئے جانے کے قابل ہوتا ہے۔ بجز لعنت ملامت کے اور کچھ اس کے حصہ میں نہیں آتا۔ آخرت میں اس کا جو حشر ہوگا وہ دنیا کی لعنت ملامت سے کہیں بڑھ کر ہوگا۔ اللہ تعالیٰ نے اس کی جو تفصیل قرآن مجید میں بیان فرمائی ہے اسے پڑھ کر رونگٹے کھڑے ہو جاتے ہیں (اس پر ہم قرآن مجید کی رو سے آئندہ شمارہ میں روشنی ڈالیں گے انشاء اللہ)

کاش اک بار صبا میرے چمن سے گزرے

بند آنکھوں سے جو سورج کی کرن سے گزرے
ایک ہی بات ہے وہ باغ کہ بن سے گزرے

زندگی اپنی بھلا موت سے کیوں ہو ترساں
ہم کہ ہر روز رہِ دار و رسن سے گزرے

یوں تڑپ اٹھتا ہے مظلوم کی فریاد پہ دل
لہر اک بجلی کی جس طرح بدن سے گزرے

جستجو ہے بوئے گلہائے وفا کی اس کو
کاش اک بار صبا میرے چمن سے گزرے

آشنا پیار سے کیں ہم نے وطن کی گلیاں
اجنبی بن کے ہمیں اپنے وطن سے گزرے

بہرِ مظلوم کوئی آہ نہ آنسو نہ صدا
کتنے فنکار تھے جو مدفنِ فن سے گزرے

آشنا دردِ محبت سے نہیں جو ناہید
سنگ دل کیوں وہ مرے کوئے سخن سے گزرے

عبدالرحمان ناہید

Digitized by Khilafat Library Rabwah

خطبہ جمعہ

اللہ تعالیٰ نے محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دنیا میں مبعوث فرما کر بنی نوع انسان پر عظیم احسان فرمایا ہے

آپ کے طفیل اللہ تعالیٰ نے قربِ الٰہی کی وہ رفعتیں مومن کے لئے پیدا کر دیں جو اس سے قبل کسی امت کیلئے پیدا نہیں ہوئیں

ایک متقی ہدایت کی راہوں پر چل کر کتنا ہی بلند ہو جائے آپ کے طفیل اس پر مزید بلندیوں کے دروازے کھولے جاتے ہیں

پہلوں کے مقابلہ میں آپ کے ذریعہ ایک ایسا گروہ پیدا ہوا جو پہلی قوموں سے بڑھ کر اللہ تعالیٰ کی نگاہ میں پیارا قرار پایا

از سیدنا حضور ایدہ اللہ بنصرہ العزیز

فرمودہ ۲۱ ظہور ۱۳۶۰ ہش مطابق ۲۱ اگست ۱۹۸۱ء بمقام مسجد احمدیہ مارٹن روڈ کراچی

مرتبہ: مکرم بشیر احمد صاحب اختر صیغہ زود نویسی، ربوہ

تشہد و تعوذ اور سورۃ فاتحہ کی تلاوت کے بعد حضور نے فرمایا:-

اللہ تعالیٰ قرآن کریم میں فرماتا ہے:-

لَقَدْ مَنَّ اللّٰهُ عَلَى الْمُؤْمِنِيْنَ اِذْ بَعَثَ فِيْهِمْ رَسُوْلًا مِّنْ اَنْفُسِهِمْ يَتْلُوْا عَلَيْهِمْ اٰيٰتِهٖ وَيُزَكِّيْهِمْ وَيُعَلِّمُهُمُ الْكِتٰبَ وَالْحِكْمَةَ ۚ وَاِنْ كَانُوْا مِنْ قَبْلُ لَفِيْ ضَلٰلٍ مُّبِيْنٍ ○

(آل عمران - آیت: ۱۶۵)

اسی طرح اللہ تعالیٰ نے فرمایا:-

قُلْ اَتُعَلِّمُوْنَ اللّٰهَ بِدِيْنِكُمْ ۚ وَاللّٰهُ يَعْلَمُ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَمَا فِي الْاَرْضِ ۚ وَاللّٰهُ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيْمٌ ○ يَمُنُّوْنَ عَلَيْكَ اَنْ اَسْلَمُوْا ۚ قُلْ لَّا تَمُنُّوْا عَلَيَّ اِسْلَامَكُمْ ۚ بَلِ اللّٰهُ يَمُنُّ عَلَيْكُمْ اَنْ هَدٰىكُمْ لِلْاِيْمَانِ اِنْ كُنْتُمْ صٰدِقِيْنَ ○ اِنَّ اللّٰهَ يَعْلَمُ غَيْبَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ۚ وَاللّٰهُ بَصِيْرٌ بِمَا تَعْمَلُوْنَ ○ (الحجرات - آیت ۱۷ تا ۱۹)

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی بعثت سب انسانوں کی طرف ہے جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا۔ وَمَآ اَرْسَلْنٰكَ اِلَّا كَآفَّةً لِّلنَّاسِ (سبا - آیت: ۲۹) کہ تمام بنی نوع انسان اس معنیٰ میں آپ کے مخاطب اور آپ کی امت میں شامل ہیں۔ لیکن جو آیت اس وقت میں نے پڑھی اس میں دو عظیم احسانوں کا ذکر ہے اور تمام بنی نوع انسان کا یہاں ذکر نہیں۔ دوسری جگہ ہے کہ بڑا احسان ہوا انسان پر کہ اللہ تعالیٰ نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو مبعوث فرمایا ان کی طرف۔ لیکن اس آیت میں انسانوں کو مخاطب نہیں کیا بلکہ ان کو مخاطب کیا گیا ہے جنہوں نے بعثتِ نبوی سے وہ تمام فوائد حاصل کئے جن کی خاطر یہ بعثت ہوئی تھی اور اللہ تعالیٰ کی نگاہ میں وہ (اَلْمُؤْمِنُوْنَ حَقًّا) حقیقی معنی میں مومن ہوئے

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ اللہ نے مومنوں میں سے ایک ایسا رسول بھیج کر جو انہیں اس کے نشان پڑھ کر سناتا ہے اور انہیں پاک کرتا ہے اور انہیں کتاب اور حکمت سکھاتا ہے یقیناً ان پر احسان کیا ہے، اور وہ اس سے پہلے یقیناً

کھلی کھلی گمراہی

میں پڑے ہوئے تھے۔ اللہ تعالیٰ نے انہیں اس گمراہی میں سے نکالا اور اللہ تعالیٰ نے یہ احسان کیا ان پر کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم مبعوث ہوئے اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم اپنے ساتھ بڑی ہی آسمانی نعمتیں لے کر آئے اور ایک گروہ انسانوں میں سے ایسا پیدا ہوا جنہوں نے قبول کیا اور فائدہ اٹھایا اور برکاتِ سماوی سے حصہ لیا اور خدا کی نگاہ میں وہ پاک ہوئے اور اللہ تعالیٰ کے نشان ان کی زندگیوں میں اور ان سے ظاہر ہوئے تو (مَنَّ اللّٰهُ عَلَى الْمُؤْمِنِيْنَ) میں نے بتایا کہ ہر انسان پر آپ کا احسان ہے۔ لیکن اس آیت میں ذکر ہے صرف مومنوں کا۔ اور دو احسان (بڑے ہی پیارے ہیں وہ) جو اللہ تعالیٰ کے پیار کا اظہار کرتے ہیں مومنوں پر ہوئے، ان کا اس میں ذکر ہے۔

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ ایک تو اللہ تعالیٰ نے یہ احسان کیا جماعتِ مومنین پر کہ ان میں ایک اتنا عظیم رسول مبعوث ہوا جس کے طفیل ساری کی ساری اور پوری کی پوری آسمانی نعمتیں حاصل کی جا سکتی ہیں اور دوسرا یہ فضل ہوا مومنوں پر کہ جو ادھوری نعمتیں پہلوں پر نازل ہوئی تھیں اور اللہ تعالیٰ کے نسبتاً کم فضل کے وہ وارث ہوئے تھے اس کے مقابلہ میں اب ایک ایسا گروہ پیدا ہوا جنہیں کامل نعمتیں حاصل ہوئیں اور خدا تعالیٰ کے وہ اس قدر پیارے ہوئے کہ اس سے پہلے بنی آدم میں کوئی قوم اتنی پیاری اللہ تعالیٰ کی نگاہ میں نہیں ہوئی۔ تو ایک تو احسان ہے

بعثتِ نبوی صلی اللہ علیہ وسلم

اور دوسرا یہ احسان ہے کہ آپ عظیم تعلیم لے کر آئے۔ اس کو یہاں اللہ تعالیٰ نے چار شعبوں میں تقسیم کر کے بیان کیا۔ يَتْلُوْا عَلَيْهِمْ اٰيٰتِهٖ وہ آیات پڑھ کر سناتا ہے۔ قرآن کریم کے مطالعہ سے یہ بات بڑی واضح ہو جاتی ہے کہ اللہ تعالیٰ نے قرآن کریم میں "آیات" کا لفظ یا "آیۃ" کا لفظ جو اس کا مفرد ہے، مختلف معانی میں استعمال کیا ہے۔ آیۃ کے ایک معنی قرآن کریم کی اصطلاح میں یہ ہیں کہ جلوہ صفت باری کا، وہ جس کے نتیجہ میں مادی کائنات میں کوئی چیز پیدا ہوئی یا کسی چیز میں کوئی تبدیلی پیدا ہوئی۔ یعنی صفاتِ باری کے وہ جلوے، جن

Digitized by Khilafat Library Rabwah

جلووں نے کائنات کو پیدا کیا۔ بے شمار مخلوق ہے اس قدر کہ انسانی عقل میں وہ آ نہیں سکتی انسان اس کا تصور نہیں کر سکتا۔ اس کے متعلق انسان کو مخاطب کر کے فرمایا قرآن کریم میں کہ اے انسان! ہر چیز تیرے لئے پیدا کی گئی۔ اس قسم کا اعلان نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے پہلے کسی نبی کی زبان سے نہیں کروایا گیا۔ اس لئے کہ ایک تو ان کے مخاطب صرف ایک جماعت تھی یا ایک قوم تھی، ایک چھوٹا سا زمانہ تھا لیکن نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے مخاطب نوعِ انسانی تھی اور ہر نسل تھی جو آپؐ کی بعثت کے بعد قیامت تک اس دنیا میں پیدا ہونے والی تھی ابنائے آدم کی۔ تو فضل ہے نا اللہ کا۔ جو اس کی معرفت رکھے گا وہ حمد باری تعالیٰ کرے گا جو اس کی معرفت رکھے گا وہ علوم کے میدان میں ترقی کرے گا۔

جب ہر چیز ہماری خادم ہے تو ہر چیز کے متعلق علم حاصل کرنا ضروری ہو گیا۔ جسقدر علم انسان کو حاصل ہوا ہے اس کائنات کا۔ اور علم کہتے ہی اسکو ہیں کہ اللہ تعالیٰ کے وہ جلوے جو ظاہر ہوئے مادی دنیا میں۔ یہ علم آہستہ آہستہ ترقی کرتا ہوا اس زمانہ میں پہنچا اور بہت ترقی کر گیا۔ اور سوائے صفاتِ باری تعالیٰ کے علم کے اور کوئی حقیقی علم نہیں۔ نیز اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے لَا يُحِيطُونَ بِشَيْءٍ مِّنْ عِلْمِهِ إِلَّا بِمَا شَاءَ (البقرہ آیت: ۲۵۶) کہ خدا تعالیٰ نے خالق کی حیثیت سے جو کچھ پیدا کیا (علیم) کی حیثیت سے وہ اسے جانتا ہے۔ کوئی چیز اس سے چھپی ہوئی نہیں ہے۔ وہ ان باریکیوں کو بھی جانتا ہے جن تک انسان ابھی تک نہیں پہنچا اور جسقدر خدا چاہتا ہے اسقدر انسان علم حاصل کر سکتا ہے۔ اور اللہ تعالیٰ نے مومنوں کو مخاطب کر کے یہ کہا کہ دعا کیا کرو: رَبِّ زِدْنِي عِلْمًا (طٰہٰ آیت ۱۱۵) تو علم کے حصول کیلئے ایک مومن پر دو دروازے کھلے ہیں اور علم کے حصول کیلئے غیر مومن پر ایک دروازہ کھلا ہے۔ غیر مومن پر جو دروازہ کھلا ہے اس کو

قرآن کریم کی اصطلاح میں

یہ کہتے ہیں لَيْسَ لِلْإِنسَانِ إِلَّا مَا سَعَىٰ (النجم آیت: ۴۰) کوشش کرو گے پالو گے۔ بڑا احسان کرنیوالا ہے اللہ تعالیٰ۔ لیکن مومن کو یہ کہا کوشش کرو گے اور دعا کرو گے اور مقبول ہو جائیگی وہ دعا تو دوسروں سے زیادہ پالو گے۔

تو یہ بات جو میں کہہ رہا ہوں محض فلسفہ نہیں بلکہ چودہ سو سالہ زندگی میں اُمتِ مسلمہ کی یہ بات بڑی واضح ہو جاتی ہے کہ جب بھی مسلمان نے حقیقی مومن کی حیثیت سے علم کے میدان میں دوسروں کے مقابلہ میں کوشش اور سعی کی تو جو امتِ مسلمہ کے سکالرز اور محققین کو ملا وہ اس سے کہیں زیادہ تھا جو دوسروں کو ملا۔ بڑی لمبی تاریخ ہے۔ تاریخ پڑھا کریں اور یہ حقیقت پہچانیں کہ ہر مومن کیلئے، ہر مومن مسلم احمدی کے لئے حصولِ علم کے زیادہ اور فراخ دروازے کھلے ہیں۔ اس واسطے میں کہا کرتا ہوں کہ کسی سے پیچھے نہ رہو۔ تمہیں پیچھے رہنے کیلئے پیدا نہیں کیا گیا۔ تو جس غرض کیلئے تمہیں پیدا کیا گیا ہے، جو سہولتیں اللہ تعالیٰ نے تمہارے لئے مہیا کی ہیں ان سے فائدہ اٹھاؤ۔ تو ایک تو ایسا عظیم رسول (يَتْلُو عَلَيْهِمْ آيَاتِهِ) جو نعماء لے کے آیا ان میں سے پہلی نعمت "آیات" ہیں اور آیات میں سے صفاتِ باری کے وہ جلوے ہیں جو اس کائنات پر ظاہر ہوئے جس نے کائنات پیدا کی جس نے

کائنات میں وسعت پیدا کی

(یہ بھی قرآن کریم میں آیا ہے کہ اللہ تعالیٰ وسعت پیدا کر رہا ہے اس کائنات میں) جس نے کائنات کی ہر مخلوق کی صفات میں وسعت پیدا کی۔ جو علم قرآن کریم پر غور کرنے سے ہمیں حاصل ہوتا ہے یہ ہے کہ گندم کا دانہ جو دو سو سال پہلے پیدا ہوا تھا اسکی وہ صفات نہیں تھیں جو صفات اس دانے کی ہیں جو آج پیدا ہو رہا ہے۔ ہر وقت ہر آن خدا تعالیٰ کی صفات کے جلوے اپنی مخلوق کے ہر حصے پر ظاہر ہو رہے ہیں۔

تو ایک تو آیات کے یہ معنی ہیں۔ اور دوسرے آیات کے معنی ہیں دعاؤں کا سننا اور قبول کرنا۔ عظیم انسان ہیں محمد صلی اللہ علیہ وسلم، جنہوں نے بار بار ہمارے ذہن میں اور ہمارے دل میں یہ ڈالا کہ مایوس نہیں ہونا۔ دعا کرو خدا قبول کرے گا۔ یہ درست ہے کہ خدا تعالیٰ خالق اور مالک ہے قبول اس وقت کریگا جب وہ چاہیگا لیکن یہ دروازہ ہر وقت کھلا ہے۔ کسی کی دعا ایک سیکنڈ میں قبول ہو جاتی ہے میرا اپنا تجربہ ہے۔ ابھی منہ سے الفاظ نہیں نکلتے کہ دعا قبول ہو جاتی ہے۔ اور کوئی دعا قبول ہوتی ہے سال بعد دو سال بعد، تین سال بعد، چار سال کے بعد۔ جو دعائیں نے

سپین کے ملک کے لئے

کی کہ اللہ تعالیٰ اسے اسلام کی روشنی سے منور کرے، وہ قریباً نو ساڑھے نو سال بعد قبول ہوئی مجھے بتا دیا گیا تھا کہ جلدی قبول نہیں ہو گی، اپنے وقت پر پوری ہو گی۔ کتنا بڑا احسان ہے۔ جو شخص یہ یقین رکھتا ہو اور خدا تعالیٰ کی صفات کی معرفت کے بعد اس مقام پر کھڑا ہو کہ وہ قادرِ مطلق جسکے آگے کوئی چیز انہونی نہیں وہ میری دعا قبول کریگا اگر چاہیگا۔ مقصد کے حصول کیلئے کوشش کرنی ہے دعائیں۔ دعا کو شرائط کیساتھ کرنا ہے۔ خدا تعالیٰ سے کبھی نا اُمید نہیں ہونا۔ لیکن یہ ایک حقیقت ہے کہ دعا کی قبولیت کا نشان اُمتِ محمدیہ کے ہاتھ میں محمد صلی اللہ علیہ وسلم نے پکڑا دیا۔

تیسرے معنی آیت کے ہیں، نشانات کا ظاہر ہونا۔ مثلاً خدا تعالیٰ نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی زندگی میں بیشمار نشانات ظاہر کئے۔ نشانات یعنی اپنی قدرت کا نشان (بغیر دعا کے نشان ہے یہ) خدا تعالیٰ خود اپنے بندوں کی مدد کیلئے آتا ہے جب مدد کی ضرورت ہو۔ فراخیٔ رزق کیلئے سامان پیدا کرتا ہے جب انہیں دشواری ہو، کھانے پینے کی چیزیں نہ مل رہی ہوں۔ اس وقت آسمان میں بادلوں کو حکم دیتا ہے موقع کے اوپر

صحیح مقدار میں

جا کے بارش برساؤ تاکہ میرے بندے جو ہیں، بھوکے نہ رہیں۔ اسے ہم نشان کہتے ہیں۔ معجزات یعنی انہونی باتیں بظاہر وحی کے ذریعے انکی بشارت دی جاتی ہے اور وہ کام ہو جاتا ہے بالکل ناممکن کام لیکن بشارت دی جاتی ہے، کام ہو جاتے ہیں۔

تیسرے معنی آیات کے یہ ہیں یعنی معجزات اور معجزات کے ساتھ ہی میں چوتھے معنی کو بریکٹ کر دیتا ہوں اور وہ مبشرات ہیں خدا تعالیٰ نے قرآن کریم میں بڑی بشارتیں دی ہیں مومنوں کو، جو ایک علیحدہ شعبہ ہے روحانی زندگی کا۔ یہ دونوں میں نے معجزات اور مبشرات اس لئے اکٹھے کئے کہ مثلاً۔ وَلَقَدْ نَصَرَكُمُ اللَّهُ بِبَدْرٍ وَأَنتُمْ أَذِلَّةٌ (آل عمران آیت ۱۲۴) ایک تو یہ معجزہ تھا کہ تین سو تیرہ ۳۱۳ غریب بھوکے، کمزور ہوئے ہوئے بھوک سے۔ مانگی ہوئی تلواریں پھر زنگ آلود نیز کند تلواریں لیکر ایک عظیم لشکر (جس کی تعداد تین گنے سے بھی زیادہ تھی) کے مقابلہ میں آئے۔ سواریاں دشمن کے پاس تھیں، زرہیں ان کے پاس تھیں اچھی تلواریں انکے پاس تھیں۔ ہر طرح اچھے ہتھیاروں سے وہ لیس تھے اور

اللہ تعالیٰ نے عظیم معجزہ دکھا دیا

اس معجزے میں دعا بھی شامل تھی۔ لیکن اگر کوئی دعا نہ ہوتی تو بھی خدا تعالیٰ نے یہ معجزہ دکھانا تھا کیونکہ یہ وعدہ دیا گیا تھا کہ محمد رسول اللہ علیہ وسلم غالب آئینگے اپنے مخالفوں پر۔ بشارت پہلے سے موجود تھی۔

اور پانچویں آیات کے معنی ہیں وہ آیاتِ قرآنی، جن آیات میں شریعت اور ہدایت کا ذکر ہے۔ مثلاً یہ کہ نماز پڑھو، ذکر الٰہی میں مشغول رہو۔ اور جماعت احمدیہ کو یہ یاد رکھنا چاہیئے کہ نماز باجماعت فریضہ ہے۔ (اپنی شرائط کے ساتھ پڑھنا) اور جو فرض ہو وہ خدا تعالیٰ کے غضب سے بچاتا ہے۔ فرض جو ہے اسکے ساتھ جبتک نفل نہ ملے وہ روحانی رفعتوں تک نہیں لے جاتا۔ اسی واسطے ایک جگہ اللہ تعالیٰ نے جہاں فرمایا (تاکیداً) کہ نمازیں ادا کرو اس کے ساتھ ہی آگے لگا دیا:۔

وَلَذِكْرُ اللَّهِ أَكْبَرُ (العنکبوت آیت: ۴۶)۔ نماز کے اوقات جو تمہاری زندگی کے اوقات کا شاید چوبیسواں حصہ بھی نہیں یعنی چوبیس گھنٹے میں ایک گھنٹہ نماز پر خرچ کرنے والے آدمی بھی ہیں۔ لیکن وَلَذِكْرُ اللَّهِ أَكْبَرُ میں تو ہر بیدار لمحہ ذکر میں آپ خرچ کر سکتے ہیں۔ صرف بیدار لمحہ ہی نہیں بلکہ اگر ذکر کرتے کرتے آپ سو جائیں تو اللہ تعالیٰ نیند کے لمحات جو ہیں وہ بھی ذکر میں شمار کر لیتا ہے جزا دے دیتا ہے تو یہ جو آیات ہیں کئی سو جن میں احکام باری تعالیٰ ہیں، اوامر و نواہی، ان کو بھی

قرآنِ کریم نے آیت کہا ہے

تو عظیم انسان مبعوث ہو گیا اور مومنین کا یہاں ذکر ہی اس لئے کیا گیا ہے کہ ان تمام مذکورہ نعماء سے فائدہ اٹھانے والا ہے مومن اور جو فائدہ اٹھانیوالا ہے اس کے دل میں اپنے رب کریم کے لئے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اور اپنے محمد صلی اللہ علیہ وسلم کیلئے پیار پیدا ہوتا ہے، اور جو آیات شریعت اور ہدایت لے کے نازل ہوئیں انسان پر، (قرآن کریم میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی وساطت سے اور آپؐ کے طفیل) اس نے قرب الٰہی کی وہ رفعتیں مومنین کیلئے پیدا کر دیں کہ جو رفعتیں اس سے قبل کسی امت کے لئے پیدا نہیں ہوئیں۔ "معراج" میں آپؐ نے حضرت موسیٰ علیہ السلام کو بھی صرف چھٹے آسمان پر دیکھا تو ان کی امت چھٹے آسمان سے اوپر نہیں جا سکتی۔ چھٹے آسمان سے اوپر ان کی امت کا کوئی فرد نہیں جا سکتا تھا۔ جن کا نبی متبوع اس مقام سے اوپر نہیں گیا اس کے ماننے والے، اسکے متبعین کیلئے ممکن ہی نہیں ہے اپنے نبی متبوع سے اوپر نکل جانا۔ لیکن نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا مقام، معراج کا جو تجربہ تھا، مشاہدہ تھا، اس میں ساتویں آسمان سے بھی اوپر عرشِ ربِ کریم پر پہنچایا گیا آپؐ کو۔ امت کو بشارت دی ہے کہ

پہلی قوموں کے انبیاء

اپنی امت کو، اپنے ایمان لانے والے مخلص، صحیح معنی میں سچے مومن جو تھے ان کو چھٹے آسمان سے اوپر نہیں لے جا سکتے تھے۔ جو ان کے قدموں میں بھی بیٹھا (کامل اس نے پیروی کی حضرت موسیٰ علیہ السلام کی وہ آپ کے قدموں میں آکے بیٹھا نا) وہ چھٹے آسمان تک پہنچ سکا۔ لیکن نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا کامل متبع چھٹے آسمان سے اوپر جا کر ساتوں آسمان کے اوپر کے حصے میں، جہاں، جو بھی روحانی درجہ (وہ لمبا مضمون ہے، اس میں میں اسوقت نہیں جاؤں گا)، عرشِ ربِ کریم جو بھی چیز ہے، اس کے اس عرش کے قدموں کے نیچے بیٹھا ہوا ہے وہ۔ اور کم از کم ایک آسمان کا فاصلہ ہے۔ وہ رفعتوں کے لحاظ سے زیادہ ہوگا۔ یہ عظمت ہے محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی جو وہ لے کے آئے مومنین کیلئے جن سے مومنوں نے (یہاں مخاطب ہی مومن ہیں) فائدہ اٹھایا۔

دوسری چیز آپؐ یہ لے کے آئے وَيُزَكِّيهِمْ۔ يُزَكِّي میں بہت سارا ابہام لوگوں نے پیدا کر لیا۔ ابہام کوئی نہیں۔ آپؐ ایسی تعلیم لے کے آئے جو طہارت اور پاکیزگی پیدا کرنیوالی ہے۔ طہارت اور پاکیزگی کا معیار تسلیم کرنا یا مقرر کرنا یہ انسان کا کام نہیں۔ یہ اللہ تعالیٰ کا کام ہے۔ اس واسطے صحیح معنی ہیں اور سچے طور پر مُزَكِّي

پاک کرنیوالا اللہ تعالیٰ ہے۔

آپؐ ایسی تعلیم لے کے آئے۔ يَتْلُوا عَلَيْهِمْ آيَاتِهِ وَيُزَكِّيهِمْ وَيُعَلِّمُهُمُ الْكِتَابَ وَالْحِكْمَةَ یہ چار چیزیں ہیں۔ اس کے نتیجہ میں اور شریعت کے اوپر جو عمل کرنا ہے اس کے نتیجے میں امتِ محمدیہ میں محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر ایمان لا کے اور امتِ مسلمہ کے مومنین کی جو جماعت صدیوں میں پیدا ہوئی اور گزری ان کے لئے یہ ممکن کر دیا کہ خدا کی نگاہ میں وہ پاک اور مطہر ہو جائیں اور سارے وعدے ان کے حق میں پورے ہوں جو خدا تعالیٰ نے قرآن کریم میں ایک مطہر اور مزکی کیلئے دیئے ہیں۔ مثلاً ان میں سے ایک یہ ہے کہ خدا ہمکلام ہوگا۔ لَا يَمَسُّهُ إِلَّا الْمُطَهَّرُونَ (الواقعہ آیت: ۸۰) قرآن کریم میں ایک وعدہ یہ دیا گیا ہے کہ قرآن کریم کے مخفی معانی جن کا ضرورتِ زمانہ یا خطۂ ارض کی ضرورت مطالبہ کر رہی ہے۔ وہ نئے نئے علوم پاک لوگوں کو سکھائے جائیں گے۔ قرآن کریم نے یہ وعدے کئے ہیں۔ بہت سارے وعدے ہیں۔ تفصیل میں جانا مشکل ہے۔ اس حقیقت کو قرآن کریم نے ایک جگہ اس طرح بیان کیا کہ۔ وَلَوْلَا فَضْلُ اللَّهِ عَلَيْكُمْ وَرَحْمَتُهُ اگر اللہ کا فضل اور اسکی رحمت تم پر نہ ہوتی مَا زَكَىٰ مِنْكُمْ مِنْ أَحَدٍ أَبَدًا تم میں سے کوئی کبھی بھی پاک اور مطہر اللہ تعالیٰ کی نگاہ میں نہ ٹھہر سکتا۔

وَلَٰكِنَّ اللَّهَ يُزَكِّي مَنْ يَشَاءُ

لیکن خدا جسے پسند کر لیتا ہے، اس کے اعمال کے نتیجہ میں، اس کے دل میں محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی محبت کے نتیجہ میں، اس عرفان کے نتیجہ میں جو وہ خدا تعالیٰ کی صفات کا حاصل کر سکا، خدا تعالیٰ کے فضل اور رحم کے نتیجہ میں، اسے وہ مزکی قرار دیتا ہے وَاللَّهُ سَمِيعٌ خدا تعالیٰ دعاؤں کو سننے والا ہے اس واسطے جو مطہر بننا چاہے اس کے لئے ضروری ہے کہ جو مزکی بنانے والا ہے اس سے یہ دعا کرے کہ اے خدا! ایسے اعمال صالحہ بجالانے کی ہمیں توفیق عطا کر کہ ہم تیری نگاہ میں پاک اور مطہر بن جائیں اور عَلِيمٌ (النور آیت ۲۲) کہہ کر یہ بتایا کہ انسانوں نے جو جائزے لئے اور ارلعہ لگایا اور فیصلے کئے وہ تمہیں نہیں بنائیں گے مزکی۔ خدائے علیم جس کی نگاہ سے کوئی چیز پوشیدہ نہیں جب اسکی نگاہ میں تم مزکی قرار دیئے جاؤ گے تو حقیقتاً تمہارے حق میں وہ بشارتیں پوری ہوں گی جو خدا تعالیٰ نے پاک اور مطہر لوگوں کو دی ہیں۔ "تزکیہ" کے لفظ کے متعلق

بڑا اچھا نوٹ

"مفردات راغب" (جو قرآن کریم کی لغت ہے) میں امام راغبؒ نے دیا ہے وہ کہتے ہیں کہ تزکیہ یہ ہے کہ أَنْ يَتَحَرَّى الْإِنْسَانُ مَا فِيهِ تَطْهِيرُهُ کہ انسان اپنی طرف سے ایسے اعمال بجالانے کی کوشش کرے جن میں اس کے لئے پاکیزگی ہو جنہیں وہ اپنے لئے پاکیزہ سمجھے۔ اور وہ کہتے ہیں کہ قرآن میں فاعل اللہ ہوتا ہے۔ اس لئے جو آیت میں نے پڑھی وَلَٰكِنَّ اللَّهَ يُزَكِّي مَنْ يَشَاءُ اس کے متعلق وہ کہتے ہیں کبھی فاعل تزکیہ عطا کرنیکا اللہ ہوتا ہے لِكَوْنِهِ فَاعِلًا لِذٰلِكَ فِي الْحَقِيقَةِ کیونکہ حقیقی معنی میں خدا ہی کسی کو پاک اور مطہر بنا سکتا ہے اسی واسطے کہتے ہیں وَلَٰكِنَّ اللَّهَ يُزَكِّي مَنْ يَشَاءُ کیونکہ حقیقت یہی ہے کہ صرف اللہ پاکیزگی عطا کر سکتا ہے۔ وہ کہتے ہیں کبھی فاعل آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ہوتے ہیں جو پہلی آیت میں نے پڑھی ہے اس میں بھی نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے متعلق آتا ہے نا يَتْلُوا عَلَيْهِمْ آيَاتِهِ وَيُزَكِّيهِمْ۔ امام راغبؒ کہتے ہیں کہ جہاں یہ ذکر ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پاک اور مطہر بناتے ہیں اس کے یہ معنی نہیں ہیں کہ جو حقیقی پاکیزگی خدا تعالیٰ عطا فرماتا ہے وہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم عطا کرتے ہیں۔ معنی اس کے یہ ہیں کہ آپؐ پاکیزگی ان تک پہنچانے کا واسطہ بنتے ہیں۔ کیونکہ آپؐ ایسی تعلیم لائے، ایسا نمونہ پیش کیا اور ایسی آیات لوگوں کے سامنے رکھیں۔ اس لئے بطور فاعل آپؐ ان آیتوں میں آجاتے ہیں واسطہ ہونے کی وجہ سے۔ اس کا یہ مطلب نہیں کہ آپؐ نے پاک بنایا یہاں یہ مطلب ہے کہ آپؐ کے واسطہ سے اور آپؐ کے طفیل لوگ پاکیزگی اور طہارت حاصل کرتے ہیں اور کبھی

احکام اوامر و نواہی

کے متعلق آتا ہے قرآن کریم میں کہ یہ کام جو ہیں، عبادات جو ہیں، احکام بجالانا جو ہے، یہ پاکیزگی پیدا کرتے ہیں۔ امام راغبؒ کہتے ہیں یہ اس لئے کہا جاتا ہے کہ جب وہ اعمال مقبول ہو جائیں تو ان کے ذریعہ سے انسان طہارت اور پاکیزگی خدا تعالیٰ سے حاصل کرتا ہے۔ حقیقی "مُزَكِّي" جو ہے اللہ تعالیٰ کی ذات ہے۔ لیکن مختلف معانی میں کبھی نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے متعلق کہا گیا ہے کہ آپؐ پاک کرتے ہیں، کبھی احکام کے متعلق یعنی قرآن کریم کے متعلق کہا گیا ہے کہ یہ تعلیم پاک کرتی ہے۔ اسی لئے اللہ تعالیٰ نے قرآن کریم میں یہ حکم دیا ہے فَلَا تُزَكُّوا أَنْفُسَكُمْ (النجم آیت: ۳۳) اپنے آپ کو پاک مت ٹھہرایا کرو۔ خوف اور خطرے کا مقام ہے کہ انسان اپنے آپ کو پاک قرار دے۔ اسی لئے خود کو پاکباز ٹھہرانے کی مذمت کی گئی ہے۔ مفرداتِ راغبؒ میں بھی یہ لکھا ہے۔

فَلَا تُزَكُّوا أَنْفُسَكُمْ۔

اس کے انہوں نے دو پہلو لئے ہیں کہ ایسا کرنا مذموم ہے اور یہ کہ ایسا نہیں کرنا چاہیئے۔ دونوں چیزیں اس کے اندر آجاتی ہیں۔ تو دو عظیم رحمتیں، رحمۃ للعالمین، امت مسلمہ کے لئے، نوع انسانی کے لئے عموماً اور جماعتِ مومنین کے لئے خصوصاً لیکر آئے جنہوں نے ان سے فائدہ اٹھایا۔

تیسری عظیم چیز آپؐ لے کے آئے الکتاب۔ قرآن کریم کو قرآن کریم میں الکتاب کہا گیا ہے اور الکتاب کے شروع میں ہی ذٰلِكَ الْكِتَابُ لَا رَيْبَ فِيهِ هُدًى لِلْمُتَّقِينَ کی آیت الکتاب کے صحیح اور پورے معنی بتا رہی ہے۔ اس میں یہ بتایا گیا کہ میں جو خدائے عالم الغیب ہوں، اس کتاب کو اتارنیوالا ہوں تو اس کا سورس (SOURCE) اور منبع جو ہے وہ عالم الغیب خدا کی ذات ہے یہ وہ کتاب ہے جس نے خدا تعالیٰ کے علم سے خلعتِ وجود پہنا۔ اس لیے یہ کتاب ہر ایک غلطی اور شک و شبہ سے پاک ہے اور اس لیے یہ کتاب کامل متقیوں کے لیے بھی ہدایت ہے۔ اس کے معنی یہ ہیں کہ انسانی فطرت تدریجی ترقی کرتی ہے، جسمانی نشوونما میں بھی، اخلاقی نشوونما میں بھی اور روحانی نشوونما میں بھی۔ تو ایک متقی جو ہدایت کی راہوں پر چل کے خواہ کتنا ہی بلند ہو جائے، مزید

Digitized by Khilafat Library Rabwah

بلندیوں کے دروازے اُس پر اِس عظیم کتاب کے ذریعہ سے کھولے جاتے ہیں حضرت بانیٔ سلسلہ احمدیہ نے

ایک فقرے میں

اس سارے مفہوم کو بڑی خوبصورتی سے ادا کیا ہے۔ آپ فرماتے ہیں:۔

"یہ وہ کتاب ہے جو خدا تعالیٰ کے علم سے ظہور پذیر ہوئی ہے اور چونکہ اس کا علم جہل اور نسیان سے پاک ہے اس لیے یہ کتاب ہر ایک شک وشبہ سے خالی ہے اور چونکہ خدا تعالیٰ کا علم انسانوں کی تکمیل کیلئے اپنے اندر ایک کامل طاقت رکھتا ہے اس لیے یہ کتاب متقین کے لیے ایک کامل ہدایت ہے اور ان کو اس مقام تک پہنچاتی ہے جو انسانی فطرت کی ترقیات کے لیے آخری مقام ہے (جہانتک پہلے کوئی نہیں پہنچا)"

تو یہ تیسری عظیم چیز جو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم لیکر آئے وہ الکتاب ہے جیسا کہ فرمایا یُعَلِّمُهُمُ الْكِتَابَ وَالْحِكْمَةَ۔

اور چوتھی چیز جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم لائے وہ ہے حکمت۔ اور حکمت کے معنی ہیں حقیقتِ کتاب اور حقیقتِ رسالت یعنی

قرآن کریم کی اصطلاح کی رُو سے

جو اس کتاب کی حقیقت ہے اور جو محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی رسالت کی عظمت ہے اسکے دلائل پیش کرنا حکمت کے معنی میں شامل ہے۔ یہ قرآن کریم کی شان ہے کہ یہ انسان کو روشنی پر روشنی عطا کرتا چلا جاتا ہے، دلیلیں دیتا ہے۔ یہ نہیں کہتا کہ آنکھیں بند کرو اور مجھے قبول کرو بلکہ کہتا ہے آنکھیں کھلی رکھو اور مجھے قبول کرو۔ یہ نہیں کہتا کہ اندھیروں میں رہو اور مجھ پر ایمان لاؤ۔ کہتا ہے کہ اپنے سینوں کو اللہ اور محمدؐ کے نُور سے منور کر لو اور میری بات کو مانو۔ حضرت بانیٔ سلسلہ احمدیہ نے فرمایا کہ حقیقتِ کتاب اور حقیقتِ رسالت کے جو دلائل ہیں ان سے معرفت پیدا ہوتی ہے یعنی انسان یہ پہچانتا ہے کہ یہ کتاب ہے کیا چیز اور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی عظمت کیا ہے۔ ایک تو معرفتِ ذات وصفاتِ باری ہے وہ علیحدہ مضمون ہے۔ یہاں بات ہو رہی ہے معرفت وعرفانِ حقیقت کتاب اللہ اور حقیقتِ رسالت محمد صلی اللہ علیہ وسلم۔ آپؑ نے فرمایا کہ یہ معرفت موہبت ہے۔ معرفت سے پہلے کی حالت سکون کے مشابہ ہوتی ہے اور معرفت کا حصول حرکت کے مشابہ ہوتا ہے اور اس حرکت کا انحصار موہبت پر ہے۔ بچہ سکون کی حالت میں ہوتا ہے۔ بلوغت کا وہ لمحہ جو ان پہلوؤں سے سکون سے حرکت میں آتا ہے وہ حرکت اللہ تعالیٰ کی صفتِ رحمانیت کے نتیجہ میں ظہور پذیر ہوتی ہے یعنی بغیر عمل کے اور بغیر حق کے

رحمانیت کی صفت کے معنی

یہ ہیں کہ کوئی حق نہیں ہے، کوئی عمل نہیں ہے، کوئی دعا نہیں ہے، کوئی اِتّباع نہیں ہے اللہ تعالیٰ کا محض فضل اور رحمت اور موہبت ہے، اس سے یہ حرکت شروع ہوتی ہے آپؑ نے فرمایا نہ کسی عمل سے نہ کسی دُعا سے بلکہ علّتِ فیضان صرف موہبت سے ہے۔ يُضِلُّ مَنْ يَّشَاءُ وَيَهْدِيْ مَنْ يَّشَاءُ (فاطر آیت: ۹) یہ اس آیت کے معنی ہو گئے۔ اسکی تفصیل سمجھانے کا اس وقت، وقت نہیں ہے۔ مگر پھر حرکت شروع ہو گئی نا۔

پھر معرفت میں انسان ترقی کرتا ہے۔ اعمالِ صالحہ اور حُسنِ عمل یہ دو علیحدہ چیزیں ہیں۔ ایک ہے عملِ صالح اور ایک ہے عملِ صالح کا حسین طریق پر کرنا۔ تو یہ معرفت اعمالِ صالحہ اور حُسنِ عمل کے شعور سے زیادہ ہو جاتی ہے۔ یہانتک کہ آخر الہام اور کلامِ الٰہی کے رنگ میں نمود پکڑ کر تمام صحن سینہ کو اس نور سے منور کر دیتی ہے جس کا نام اسلام ہے۔ تو اسلام کے حصول کیلئے کیا چاہیئے ہمیں؟ موہبت الٰہی۔ اپنی کسی کوشش کا اس میں دخل نہیں معرفت شروع ہوتی ہے موہبت سے۔ اس واسطے یاد رکھیں کہ اسلام پر کسی انسان کا نہ احسان ہو سکتا ہے نہ ہوا۔ بلکہ اللہ اور

محمد صلی اللہ علیہ وسلم کا احسان

اور شریعتِ اسلامیہ کا احسان، اسلام کا احسان ہر مومن پر، ہر انسان کے اوپر ہے۔ بڑی دلیری ہوگی کسی کا یہ سمجھنا کہ اس نے احسان کیا ہے اسلام پر۔ کوئی احسان نہیں کر سکتا اسلام پر۔ اسلام کا احسان ہے سب پر۔ اس لیے اللہ تعالیٰ نے فرمایا قُلْ اَتُعَلِّمُوْنَ اللّٰهَ بِدِيْنِكُمْ۔ وقت زیادہ ہو گیا ہے اس کا میں ترجمہ پڑھ دونگا۔ آپ مطلب سمجھ جائیں گے میرا تو کہدے کیا تم اللہ کو اپنے دین سے واقف کرتے ہو۔ یعنی اللہ تعالیٰ کو کوئی شخص جا کے یہ کہے کہ اے میرے رب! میں بڑا متقی ہوں، میں بڑا پرہیزگار ہوں۔ مینٹل ہاسپٹل (MENTAL HOSPITAL) میں تو کوئی شخص کہہ سکتا ہے اپنے ہوش وحواس میں نہیں کہہ سکتا خصوصاً قرآن کریم کی روشنی میں۔ تو کہدے کیا تم اللہ کو اپنے دین سے واقف کرتے ہو۔ اور اللہ تو اس کو بھی جانتا ہے جو آسمانوں میں ہے اور جو زمین میں ہے اور اللہ ہر ایک چیز جانتا ہے اور پھر کہا

يَمُنُّوْنَ عَلَيْكَ اَنْ اَسْلَمُوْا

وہ اپنے اسلام لانے کا تجھ پر احسان جتاتے ہیں۔ مومنین کی جماعت نہیں، یہ دوسری جماعت ہے یعنی اسلام تو لے آئے لیکن نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر یہ احسان جتاتے ہیں اپنے اسلام لانے کا۔ حالانکہ جیسا کہ ہم نے ابھی دیکھا نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے چار بنیادی احسان ہیں انسان پر اور پھر انکی شاخیں ہیں تو احسان مجسّم ہیں محمد صلی اللہ علیہ وسلم۔ ان کے اوپر کس نے احسان رکھنا ہے یا اللہ پر جس نے ہمیں پیدا کیا اور جو کچھ ملا ہمیں وہ اسی سے ملا۔ اور اللہ ہر ایک چیز کو جانتا ہے اور وہ اپنے اسلام لانے کا احسان تجھ پر جتاتے ہیں۔ تو کہہ اپنے اسلام لانے کا احسان مجھ پر نہ رکھو۔ حقیقت یہ ہے کہ تم کو ایمان کی طرف ہدایت دینے کا تم پر احسان ہے۔ اگر تم ایمان کے دعویٰ میں سچے ہو تو اس حقیقت کو قبول کرو۔ اللہ آسمانوں کا غیب بھی جانتا ہے اور زمین کا بھی اور اللہ تمہارے اعمال کو اچھی طرح دیکھ رہا ہے اور اس سے کوئی چیز چھپی ہوئی نہیں۔ فیصلہ اس نے کرنا ہے کہ کون مومن ہیں حقیقی جنکو اَلْمُؤْمِنُوْنَ حَقًّا قرآن کریم میں کہا گیا ہے اور کون وہ ہیں جو اسلام تو لائے لیکن ابھی ایمان کی رُوح انکے اندر داخل نہیں ہوئی۔ قرآن کریم میں ایک جگہ آیا ہے وَلَمَّا يَدْخُلِ الْاِيْمَانُ فِيْ قُلُوْبِكُمْ (الحجرات آیت: ۱۵) کہ ایمان تمہارے سینوں میں، دلوں میں داخل ہی نہیں ہوا، وہاں یہ فرمایا کہ تمہارے دل ایمان سے خالی ہیں۔ وَلٰكِنْ قُوْلُوْٓا اَسْلَمْنَا لیکن ہم تمہیں اجازت دیتے ہیں کہ اپنے آپکو مسلمان کہہ لو تو وہ شخص جس کا دل ایمان سے خالی ہے اور اسکے باوجود جسے خدا تعالیٰ نے یہ اجازت دی ہے کہ وہ اپنے آپ کو مسلمان کہے کیا وہ اسلام پر احسان جتلائے گا یا اللہ تعالیٰ پر احسان جتلائے گا کہ ہم اسلام لے آئے ہیں۔

تو دعائیں کیا کریں کہ اللہ تعالیٰ آپ کو صحیح معنی میں اور پورے طور پر مُؤْمِنُوْنَ حَقًّا کے گروہ میں شامل کرے اور وہ تمام فیوض اور برکتیں اور افضال اور رحمتیں جن کی بشارتیں اللہ تعالیٰ نے قرآن کریم میں اس مومنین کے گروہ کو دی ہیں اسکے آپ بھی وارث ہوں اور آپ کی نسلیں بھی وارث ہوں۔

آمین۔

حضور ایدہ اللہ کا تازہ فرمان

خطبہ جمعہ فرمودہ ۱۸ ستمبر ۸۱ء کے مطابق ہر لجنہ سے تنظیم ناصرات کے تحت اجتماع ناصرات میں ایک نمائندہ ناصرات کا حاضر ہونا بھی اشد ضروری ہے۔ خاکسار عرض کرتی ہے کہ جس لجنہ میں ۷ سے ۱۵ سال عمر کی دو بچیاں بھی ہوں تو وہاں کی صدر صاحبہ اور سیکرٹری ناصرات کی ذمہ داری ہوگی ایک بچی کو بطور نمائندہ اجتماع میں ساتھ لائیں اور اطاعتِ امام کا فرض ادا کریں۔ اگر ایک بچی ہے تو اسی کو نمائندگی دیں۔

(سیکرٹری ناصرات الاحمدیہ مرکزیہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

نرینہ اولاد سے محروم بے اولاد اور مرض اٹھرا کی شکار دکھی عورتوں کے لئے

۱۹۱۱ء سے ایک ہی نام ھوالشافی دواخانہ حکیم نظام جان

حکیم انوار احمد جان ابن حکیم نظام جان۔ پوسٹ بکس ۲۲۲ • چوک گھنٹہ گھر گوجرانوالہ۔ فون نمبر ۲۹۹۷

ربوہ کا پتہ: مکان نمبر ۱۵/۳ نزد ناصر کنڈر گارٹن سکول (دواخانہ حکیم نظام جان۔ ربوہ) دوائی اور مشورہ کیلئے یہاں تشریف لاویں!

ہومیوپیتھک و بایوکیمک ادویات وکتب کا مرکز

ٹنکچرز۔ پوٹینیاں۔ شوگر آف ملک۔ گولیاں ٹکیاں۔ خالی شیشیاں۔ جرمنی کی سیلڈ ادویات اور ہومیوپیتھک و بایوکیمک کتب وغیرہ پاکستان کے تھوک فروشوں کے متوازی نرخوں پر دستیاب ہیں۔

کیوریٹو میڈیسن (ڈاکٹر راجہ ہومیو) کمپنی رجسٹرڈ پاکستان

لاہور۔ کراچی۔ ہیڈ آفس ربوہ۔ فون ۶۰۶/۶۰۷

عظیم قومی شاہراہ (نیشنل ہائی وے) پر ضلع نواب شاہ میں۔ آپ کا اپنا گیرج

احمدیہ آٹو۔ مورو

ہر قسم کی موٹر سائیکلوں، سکوٹروں کی معیاری اور تسلی بخش مرمت۔ اوور ہالنگ۔ ٹیوننگ۔ سپیئر پارٹس اور بیٹری چارجنگ کے لئے ہر دم تیار۔ اور سلسلہ کے کاموں کے لئے حاضر

نذیر احمد اینڈ سنز

مورو (ضلع نواب شاہ)

فون نمبر ۲۲۱ پ.ا (۰۷۵۲)

شالوں کی مشہور دکان

الفردوس شال ہاؤس

۸۵۔ انارکلی۔ لاہور

الفردوس شال ہاؤس

لاہور۔ فون ۳۲۴۴۴۸

حکومت پنجاب سے منظور شدہ

ساہیوال روڈ پر مسجد اقصیٰ سے ۴ فرلانگ مغرب کی جانب ربوہ میں اپنی طرز کی واحد ہاؤسنگ سکیم

کہکشاں ہاؤسنگ سکیم

- مسجد
- اسکول رہائشی کمرشل پلاٹ
- ڈسپنسری
- بنک
- کمرشل سینٹر
- محلہ شالیمر
- پارک ۳

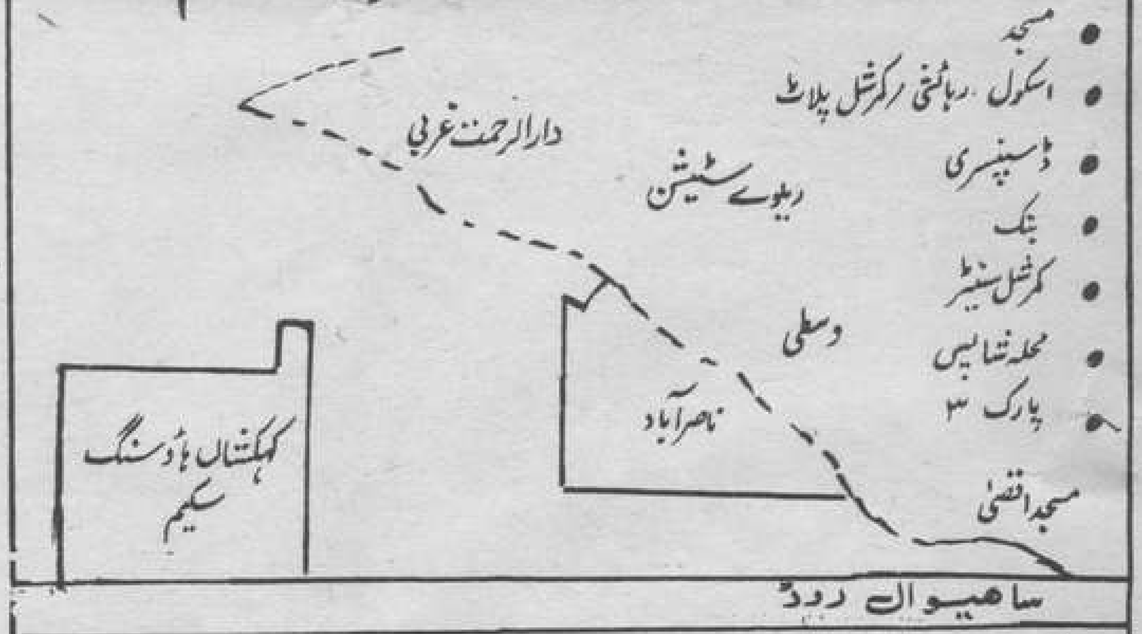

گورنمنٹ سے معاہدہ کے مطابق ڈیولپمنٹ شروع ہو رہی ہے جس میں پختہ سڑکوں اور نالیوں کی تعمیر شامل ہے۔ ۴۰۔۳۰۔۲۵ فٹ کی مکمل سڑکیں۔ مجوزہ پلان کمیٹی حدود میں سب سے اونچی جگہ پر واقع ہے۔ اپنی پسند کے مطابق ۳۔۵۔۷۔۱۰۔۲۰ مرلہ کے گورنمنٹ سٹینڈرڈ سائز پلاٹس حاصل کریں۔ —— مزید معلومات کے لیے ——

العارف اسٹیٹس ڈیولپرز گولبازار ربوہ

فون آفس ۴۹۸ —— فون رہائش ۴۷۸

ھر قسم کی عمارتی لکڑی کے لئے

پاک ٹمبر

۲۵۔ نیو ٹمبر مارکیٹ راوی روڈ لاہور

فون نمبر ۶۲۶۱۸، فون گھر ۵۳۵۰۰۔ کو ھمیشہ یاد رکھیں!

جدید فیشن کے مطابق

سونے کے جڑاؤ اور سادے زیورات وغیرہ کے لئے

نیو پاک جیولرز

۱۱۱۔ فیروزپور روڈ نزد گلیکسی سینما اچھرہ لاہور

فون: ۴۱۰۹۷۴ / ۴۱۸۶۴۶ اور رہائش ۴۱۸۶۴۵

—— پروپرائیٹر:۔ میاں عظیم قادر اینڈ سنز

گوجرانوالہ فون نمبر ۷۴۸۴۴

آپ کو معلوم ہو کہ

ہمارے دواخانہ

ملیرز حکیم نظام جان اینڈ سنز کا

نام اب

مشہور دواخانہ رجسٹرڈ ہو چکا ہے

زیر نگرانی

حکیم عبدالحمید جانشین و فرزند حضرت حکیم نظام جان

ربوہ فون نمبر ۶۳۸

خدمت کی راہوں پر رواں دواں

دیرینہ خادم

مشہور دواخانہ (سابق میسرز حکیم نظام جان اینڈ سنز)

چوک گھنٹہ گھر گوجرانوالہ

۷۱۔ سویٹ ہوم لینڈ ماڈل کالونی کراچی ۲۷

جائیداد کی خرید و فروخت کیلئے باعتماد ادارہ ندیم کنسٹرکٹرز اینڈ پراپرٹی ڈیلرز فون ۵۲۱ گھر ۴۲۱ فوٹ ریلوے روڈ بالمقابل ریلوے اسٹیشن رحمت بازار ربوہ کو یاد رکھیں

Digitized by Khilafat Library Rabwah

فوری رجسٹری و فوری قبضہ

نصرت آباد

متصل رحمت بلاک برلب ساہیوال روڈ

میٹھا پانی۔ خوشگوار ماحول۔ سکول۔ مسجد۔ گراؤنڈ۔ سڑکوں سے مزین محدود تعداد میں پلاٹ برائے فروخت موجود ہیں۔ اس کے علاوہ حدود کمیٹی سے باہر جہاں رہائشی تعمیرات ہو رہی ہے نہایت ارزاں نرخوں پر پلاٹ برائے فروخت موجود ہیں۔

برکات احمد ۴۵/۱۸ دارالرحمت وسطی ربوہ

جائیداد کی خرید و فروخت کے لئے

قابلِ اعتماد اِدارہ

صدیق اسٹیٹ ایجنسی

نزد ریلوے پھاٹک

اقصیٰ روڈ۔ ربوہ

— پروپرائٹر —

چوہدری محمد صدیق

فون دفتر : ۶۴۰

فون رہائش : ۵۴۰

کئی سال سے آپکی

بے لوث خدمت کرنیوالا

واحد ادارہ

احمد اسٹیٹس رجسٹرڈ

سکنی و زرعی اراضی مکانات و پلاٹس وغیرہ کی خرید و فروخت کیلئے

آپ کی خدمت کا متمنی

احمد اسٹیٹس رجسٹرڈ

انس مارکیٹ ربوہ

فون نمبر: ۵۳۵

ربوہ اور بیرون ربوہ رہائشی پلاٹس۔ مکانات، زرعی زمین خریدنے کے لیے

اچھی کارکردگی کا حامل

آپ کا چھ سالہ پرانا اور بے لوث ادارہ

بلال اسٹیٹس رجسٹرڈ پراپرٹی ڈیلرز

فون نمبر ۵۰۸ کمیٹی مارکیٹ ربوہ فون گھر نمبر ۴۰۵

بشیر انجنیئرنگ انڈسٹریز لمیٹڈ

ایسوشی ایٹس آف

میسرز بشیر اینڈ کمپنی

ایکسپورٹرز اینڈ امپورٹرز

(گورنمنٹ کے منظور شدہ ٹھیکیدار برائے ملٹری۔ ریلوے۔ ٹیلیگراف۔ ٹیلی فون۔ واپڈا اور دوسرے شعبہ جات)

لوہے کے جستی تار، نیز کاسٹ آئرن کے گھریلو استعمال کے سیوریج پائپ اور لوہے کی ہر قسم

کی چادروں کیلئے ہمیں خدمت کا موقع دیں

ہیڈ آفس — حمید منزل ۸۹ انارکلی لاہور — فون نمبر ۵۲۷۸۳ ، ۴۱۳۳۲۲

شاخیں (۱) لوہا مارکیٹ، لاہور فون نمبر ۵۶۰۲۳ — (۲) کے ایم سی۔ ۷۷ گارڈن مارکیٹ۔ لارنس روڈ کراچی فون نمبر ۷۸۵۶۴

فیکٹری — ۲۲ کلومیٹر (لاہور شیخوپورہ روڈ) لاہور